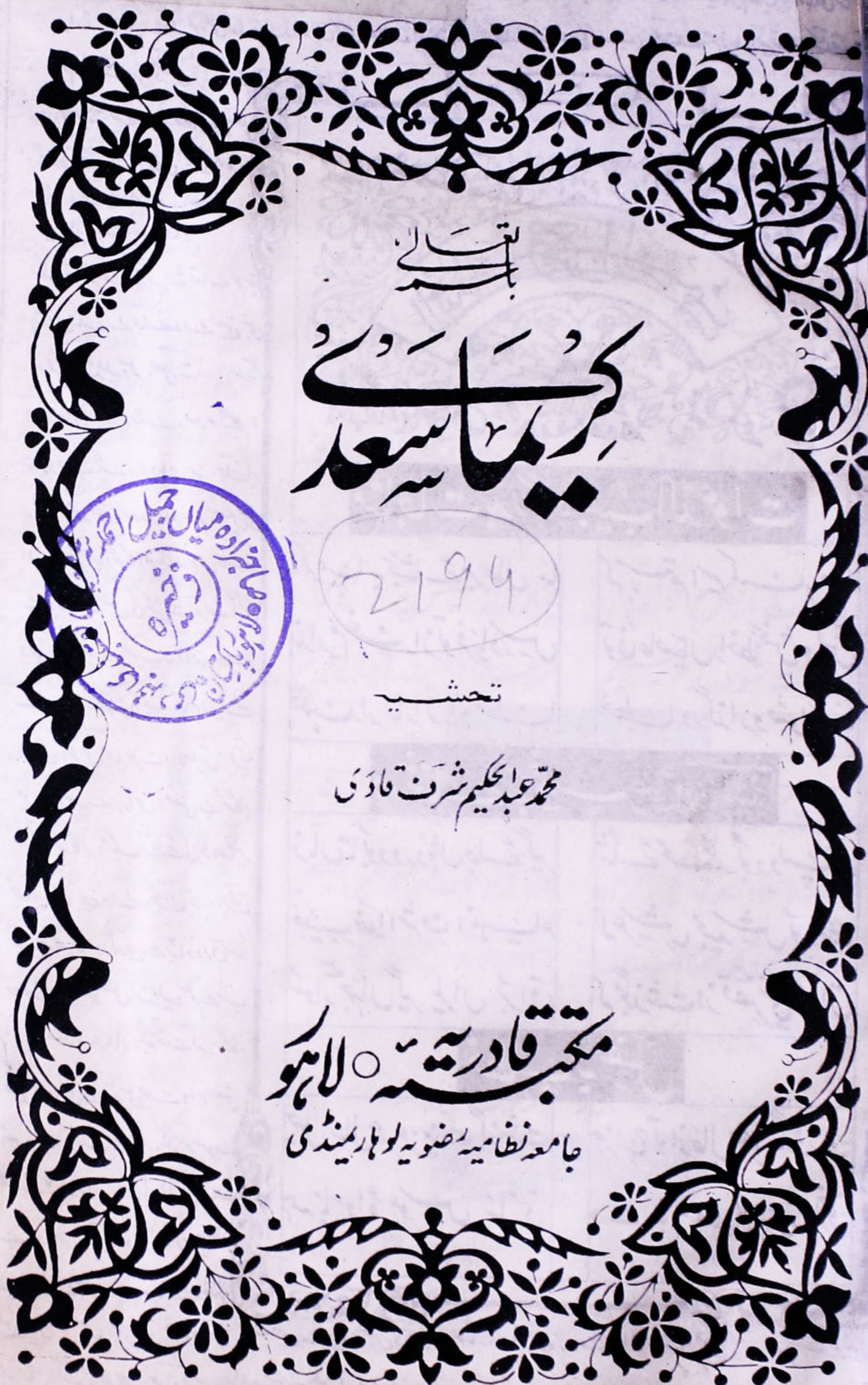


دین

۲۱

۲۵۱



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابت



2194

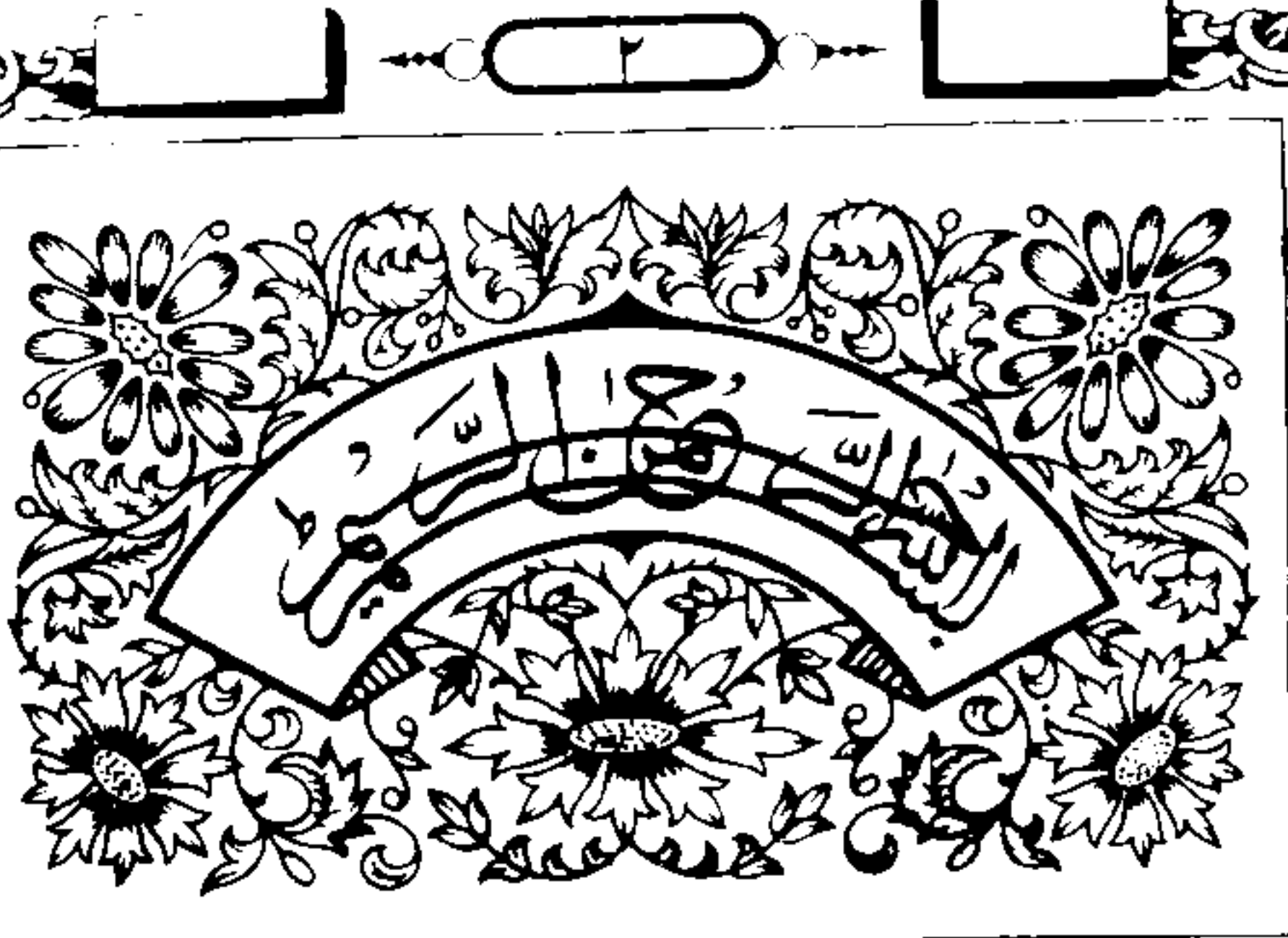
تخصیص

محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ لاہور

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہار مینڈی

محمد تعریف باری تبارک و تعالیٰ کے بخش فرمائے (اسکو اس کا معنی سمجھ کر پڑھا جائے) خدا کا فضل بولا سید محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد مناف بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن کنانہ بن خزیمہ بن مدنیہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام۔



مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

| | |
|-----------------------------|----------------------------|
| کہ ہستم اسیر کمند ہوا | کر میا بہ بخشائے بر حال ما |
| توئی عاصیاں را خطا بخش و بس | نداریم غمیرا ز تو فریاد رس |
| خطا در گزار و صوابم نما | نگہ دار مارا ز راہ خطا |

در شنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

| | |
|---------------------------|------------------------------|
| شنائے محمد بود دلپذیر | زباں تا بود در وہاں جائے گیر |
| کہ عرش مجیدش بود مشکا | حبیب خدا اشرف انبیاء |
| کہ بگذشت از قصر نبلی رواق | سوار جہاں گیر یراں براق |

خطاب بہ نفس

| | |
|---------------------------|------------------------|
| مزارج تو از حال طفلی نگشت | چہل سال عمر عزیزت گذشت |
| دے با مصارع نہ پرداختی | ہمہ با ہواؤ ہو س ساختی |

وال عاصیاں کنگاروں خطا بخش غلط
در گناہ بخشے والا بس ہنی محمد ز غفلت
رکھ در گزار حاف فرما صواب
سیدھا سستا، ما دکھا
لہ شاتو تعریف پیغمبر اللہ تعالیٰ و پیغمبر
بندوں تک لے جانے والے یعنی نبی
سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت و سلام بھیجے
تا بود حیب تک ہو، وہاں منہ جلتے کبر
بر فر فر محمد حسنو سید عالم خاتم النبیین صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اس کا معنی
ہے وہ ذات جس کی بکثرت تعریف کی گئی
دلپذیر دل پسند حبیب خدا اللہ تعالیٰ
کے محبوب شرف انبیاء تمام انبیاء سے
افضل عرش مجید عزت والاعرش (مجیدش)
میں شرف ہے اور اس کا معنی ہے اسکا
مشکا تھیرا گاہ حبیب لکھنے کی جگہ جہانگیر
جہان کے بیٹے والے، بکراں تیز و براق
خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا وہ برق رفتا
جانو جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب
مذبح سواری فرمائی، بگدشت گدگے
قصر محل، نبلی رواق نبلی چھت والا یعنی
آسمان، ترکیب سوار جہاں گیر موصوف
صفت مل کہ بکراں براق کی طرف اشارت
ہے، دوسرا مہر سوار کی دوسری صفت
ہے خطاب نفس اپنے آپ سے گفتگو
سے چہل چالیس عمر عزیزت میں ت عمر (عزیزت میں ت عمر ہے جس کا معنی ہے تنہاری) مزارج طبیعت، حال حالت، طفلی بچپن، نہ گشت نہ بدلی
مہر تمام وقت (عمر بھر) ہوا و ہوس موصوف و خواہش ساختی تو نے موافقت کی، دے با مصارع نیکیاں، نہ پرداختی تو مشغول نہ ہوا

سے ممکن نہ کر سکیا اعتماد، بھروسہ ناپائیدار، ہمیشہ نہ رہنے والی، بے ثبات مباحث نہ ہو۔ تین، بے خوف، نڈر بازی، کھیل، گردش، روزگار، زمانہ
سکے مدح، تعریف، کرم، شرافت، خوان و سترخوان، بشد، ہو گیا، نامدار، مشہور، کامگار، کامیاب، امان پناہ، حفاظت، ایسی کرم تھیے امن میں کامیاب
کر رہا، بعض نسوں میں امانت کی جگہ ضمانت

ہے، درائے، سوا، بڑھ کر، کرم تہ پندیدہ
راج مایہ سرور، شادمانی، خوشی، حاصل
نفع، تیبیہ، عام، جهان، تازہ دار، خوش نگہ
پُر آواز، شہرت سے پُر مستقیم، ثابت قدم
آفرین، پیدا کرنے والا۔

سکے سخاوت، عطا بخشش، اختیار
اپنا، پسند کرنا، اختیار، قسمت والا
بخت کا مددگار، لطف، سرکاری، جہانگیر
جان لینے والا، مشہور، جهان کا حاکم، قسیم
ولایت، ملک، میر، سردار، صاحب دلاں
دل والے، اولیاء کرام، مقبول، صاحب
اقبال، نیک بخت، مس، تانا، دمس عیب
میں اضافت، تشبیہی ہے یعنی تانے لیا
عیب، کیمیا، دواؤں کا ایسا مرکب
جو تانے کو سونا بنا دیتا ہے، ہمہ در دہا،
(دنا، آخرت کی تمام تکلیفیں، تانوں)
جب تک جو سکے برہمی، ہزار، گوئے بھی
بہتری کا گیند، برہمی، تو لے جائیگا (یعنی تو
بہتری کے میدان میں بہت سے جائے گا،
سکے مذمت، برائی، بخشش، کنجوس، شرعی
یا اخلاقی ضرورت کے باوجود خرچ نہ کرنے
والا، چرخ، آسمان، گرد در پھرت،
گھبرے، کام، مقصد، دور، اور اگر
(دور، اصل و آہ ہے)۔ اقبال، بخت ۱۲

مکن تکبیر بر عمر ناپائیدار مباحث امن از بازی روزگار

در مدح کرم

بشد نامدار جہان کرم
کرم کامگار امانت کند
وزیر کرم تربیح بازار نیست
کرم حاصل زندگانی بود
جہاں راز بخشش پر آواز دار
کہ ہست آفرینندہ جاں کرم

دلاہر کہ بہتاد خوان کرم
کرم نامدار جہانت کند
ورائے کرم در جہاں کار نیست
کرم مایہ شادمانی بود
دلِ عالی از کرم تازہ دار
ہمہ وقت شود کرم مستقیم

در صفت سخاوت

کہ مرد از سخاوت شود بختیار
در اقلیم لطف و سخا میر بخش
سخاوت بود پیشہ مقبلاں
سخاوت ہمہ در دہار ادواست
کہ گوئے ہی از سخاوت بری

سخاوت کند نیک بخت اختیار
بلطف و سخاوت جہانگیر بخش
سخاوت بود کار صاحب دلاں
سخاوت مس عیب را کیمیاست
مشوتاتواں از سخاوت بری

در مذمت بخیل

و در اقبال باشد غلام بخیل

اگر چرخ گردد بکام بخیل

کے کو باقی بھلی کئی آواز، وہ آواز حضرت مولیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مکرار وہ سات کا ستارہ، وہ کہ منکر تابع فرمان بردار ربیع مسنون چونکہ انی آباء بعد نامہ باجو کہ مسجد میں سے روئے ہمنہ کا صرف چونکہ انی حضرت ابا دے نیز د لاق میں یہ مکرر جہاں ہے، پیچھے دو سر

و اس شعر کا دوسرا حصہ شریعت چاروں
 نوری التفات نور مبرہ سے
 مال و منال ماں و سباب زاید عبادت
 نرت و لا بجز بردیا و مظل خیر
 حدیث تو انکر دست منہ خوی
 نعت مفلس ادار غریب و شمال
 نتر برہیں سیم و زر چانی او سونا
 سلہ تو اشع عاجزی خلق معلوم و دستا
 دست بعضے دای رجاہ بہ تیر مہ سوج
 بر تو مس ماہ چاند پانی چاندت کی
 تارین میں خمیدہ ہوتا ہے اس کی اس
 عاجزی سے اسے کتاب سے دشمنی
 متی ہے تو وہ ماہ نام بن جانا ہے ہی
 سے معلوم ہوا کہ عاجزی کمال ہے ایسے
 سرفرازیوں سروراں سرداں طراز
 زیب و نیت نہ زیب نہیں
 اپنی زمرہ انسانوں سے ہوتی
 مروت جو آمدی ہوشیاری مقلت
 اوصوف گزین برزیدہ پندہ
 نعت پر میوہ میوے سے بدی
 بونی یعنی جس طرح میوے سے بونی
 ہوں نہ جھک جانی ہے بیوج
 صاحب عقل عاجزی اختیار کرتا ہے
 درست افز عزت نیوہ کرنے والی
 بریں بند کلمہ جانی، آرد و داہ
 سرفرازی سردای سرور کی کوئی
 نیکر بڑی خوشتر بہت ہوتا ہے

وگر در کفیش گنج قاروں بود
 نیز ز نخیل آنکہ نامش بری
 مکن التفاتے بہال نخیل
 بنخیل ار بود زاہر بجز و بر
 بنخیل ارچہ باشد تو نگر بہال
 سختیاں ز اموال برمی خوردند
 وگر تا بعش ربیع مسکوں بود
 وگر روزگار کش کند چا کری
 مہر نام مال و منال نخیل
 بہشتی نباشد بحکم خبر
 بخواری چون مفلس خورد گوشمال
 بنخیلاں غم سیم وزرمی خوردند

در صفت تواضع

دلاگر تواضع کنی اختیار
 تواضع زیادت کند جاہ را
 تواضع بود مایہ دوستی
 تواضع کند مرد را سرفراز
 تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
 تواضع کند ہوش مند گزین
 تواضع بود حرمت افزائے تو
 تواضع کلید در جنت است
 کسے را کہ گردن کشتی در سر است
 شود خلق دنیا ترا دوست دار
 کہ از مہر پر تو بود ماہ را
 کہ عالی بود پایہ دوستی
 تواضع بود سروراں راطراز
 نہ زیب از مردم بجز مردمی
 نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین
 کند در بہشت بریں جائے تو
 سرفرازی و جاہ رازینت است
 تواضع از ویافتن خوش تر است

سے بہاؤ اور صلہ برسی تمنع منع و عزیزت و انا غائب برامی معزز بزرگ نہ نہ کہ غلامان نلوقات در یخ انوسوس رود بر شمی تو
 ہاں کا شیخ توار یعنی توارہ جھنڈا و کس کی عاجزی سے اسی سے سے قنول برمنی حاصل ہوتی ہے یہی ماں عاجزی کرنے والے ہاں ہے

گردن فرزاں بند گردن داسے
 عاں تہہ گدا بھکاری بکتا بخوی
 عادت
 سلفہ تکر پنے آپ کو و مردوں سے بڑا
 سمجھنا زینما ہرگز سے پسر اچھے
 مرد سے ایک دن در آئی ہر تو سر
 سے بل کرے کا دانا عقلمند غریب
 ٹیب نادور این معنی یہ بات
 جاہوں بن علم اجس اوقات کا فر
 بھی جاہل کہہ دیتے ہیں عزازین شیطان
 کا نام خوار سوا ذیل زنداں
 ہل قید خانہ لعنت خدا کی تمت
 سے دوری گرفتار قیدی خصلت
 عادت غرور فریب تصور خیال
 نامہ یعنی اس کا سر بیوہ خیال کی
 بے فریب سے پر رہنا ہے
 بڑی بچی بگوبھی بہ ذاتی چودانی
 جب تو جانتا ہے کہ تکبر کا انجام
 یہ نہیں ہوتا

سے فضیلت بزرگی بخوبی علم جاننا
 اس جو علم شریعت مراد ہے جی
 آدم اولاد آدم علیہ السلام انسان
 حشمت و بجا شان و شوکت
 جاہ متبہ مال و منال مان اسباب
 شیخ آدم ہی از پتہ علم علم کے سے
 بیدارخت کھلنا چاہے شناخت
 (نامہ) بیدارخت کھلنا چاہے شناخت

۵

| | |
|----------------------------|------------------------------|
| کے را کہ عادت تو اضیع بود | ز جاہ و جلاشش تمتع بود |
| تو اضیع عزیزت کند در جہاں | گرامی شوی پیش دلہا چو جاں |
| تو اضیع مدار از خلاق دریغ | کہ گردن ازاں برکشی ہچو تیغ |
| تو اضیع ز گردن فرزاں نکوست | گدا گر تو اضیع کند خوئے اوست |

در مذمت تکبر

| | |
|-------------------------|-----------------------------|
| تکبر ممکن زینہار اے پسر | کہ روزے زدستش در آئی بسر |
| تکبر زردانا بود ناپسند | غریب آید ایں معنی از ہوشمند |
| تکبر بود عادت جاہلاں | تکبر نیاید ز صاحب دلاں |
| تکبر عزازیل را خوار کرد | بزندان لعنت گرفتار کرد |
| کے را کہ خصلت تکبر بود | سرش پر غرور از تصور بود |
| تکبر بود مایہ مدبری | تکبر بود اصل بد گوہری |
| چو دانی تکبر چرامی گنی | خطامی گنی و خطامی گنی |

در فضیلت علم

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| بنی آدم از علم یا بد کمال | نہ از خست و جاہ و مال و منال |
| چو شیخ از پتہ علم باید گداخت | کہ بے علم نتوان خدا را شناخت |
| خردمند باشد طلب گار علم | کہ گرم ست پیوستہ بازار علم |

ازل ہیشگی،

علم الہی . وہ زمانہ جس کی ابتداء نہ ہو
بخت نصیب یار مددگار فرض لازم
از پیش اس علم کے لئے قطع صن
زمین کا طے کرنا، سفر کرنا یعنی علم دین نمرود
حاصل کرو کر چہ اس کے لئے سفر ہی کرنا
پڑے . استوار مضبوط دارالقرابت
میاں موزنہ سیکھ غافل غفلت تمام
کافی نظام دستی بند دست
۱۷ امتناع رک جانا صحبت محس کریندہ
بھاگنے والا نیا میختہ نہ مل جوار شہ
دودھ . از دھا بڑا سانپ یار غار
گر دوست نمکسا غمخوار ختم دشمن
دوستار دوست رکھنے والا نادان تر
زیادہ بے وقوف جاہلی کا جہالت کے
کام والا نشنود نہیں سنتا . اقوال بد
بری باتیں سر انجام نستا . آخر کا جہنم
دو بخ نکو عاقبت اچھے خاتمہ والا
دارسولی گرفتار مقید یعنی جہل اور
کافر سولی کے لائق ہے تاکہ دوسروں
کو عبرت ہو . حذر برینہر . دلی بہتر
ننگ عار شرم عقبے آخرت .

کے را کہ شد در ازل بخت یا
طلب کردن علم شد بر تو فرض
برود امن علم گیسر استوار
میاں موز جہز علم گر عاقلی
ترا علم در دین و دنیای تمام

طلب کردن علم کرو اختیار
دیگر واجبست از پیش قطع ارض
کہ علمت رساند بدار القرار
کہ بے علم بودن بود غائلی
کہ کار تو از علم گیسر و نظام

در امتناع از صحبت جاہلان

دلا گر خرد مندی و ہوشیار
ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش
ترا از دہا گر بود یار عسار
اگر خصم جان تو عاقل بود
چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست
ز جاہل نیاید جز افعال بد
سر انجام جاہل جہتہم بود
سر جاہلاں بر سر دار بہ
ز جاہل حذر کردن اولی بود

مکن صحبت جاہلان اختیار
نیا میختہ چوں شکر شیر باش
ازاں بہ کہ جاہل بود غم گسار
بہ از دوست دارے کہ جاہل بود
کہ ناداں ترا ز جاہلی کار نیست
وزو نشنود کس جز اقوال بد
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
کہ جاہل بخواری گرفتار بہ
کزو ننگ دنیا و عقبے بود

در صفت عدل

چو ایزد ترا این همه کام داد
چو عدل ست پیرایہ خسروی
ترا مملکت پایداری کند
چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
ز تاثیر عدل ست آرام ملک
جہاں را بانصاف آباد دار
جہاں را بہ از عدل معمار نیست
ترازین بہ آخر چہ حاصل بود
اگر خواہی از نیک بختی نشان
رعایت دریغ از رعیت مدار

چرا بر نیاری سسر انجام داد
چرا عدل را دل نداری قوی
اگر معدلت دستکاری کند
کنوں نام نیک ست از ویادگار
کہ از عدل حاصل شود کام ملک
دل اہل انصاف را شاد دار
کہ بالا تر از معدلت کار نیست
کہ نامت شہنشاہ عادل بود
در ظلم بندی بر اہل جہاں
مراد دل داد خواہاں بر آر

در مذمت ظلم

خرابی ز بیداد بیند جہاں
مدہ رخصت ظلم در پیج حال
کسے کالتش ظلم زد در جہاں
ستم کش گراہے بر آرد ز دل

چو بستان حرم ز باد خزاں
کہ خورشید مملکت نیابد زوال
بر آورد از اہل عالم فغاں
زند سوز او شعلہ در آب و گل

۱۔ عدل انصاف۔ ایزد اللہ تعالیٰ کام مقصد
آوردیا۔ بر نیاری پورا نہیں کرتا۔ سسر انجام
میتا۔ داد انصاف پیرایہ زلیورہ زینت
خسروی بادشاہی قوی مضبوط مملکت
حکومت۔ بادشاہی۔ پایداری مضبوطی
معدلت انصاف۔ دستکاری امداد۔
نوشیرواں ملک فارس کا بادشاہ جس کے
بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عادل تھا۔
تاثیر۔ اثر۔ آرام۔ تسلی۔ کام مقصد۔ آباد
خوش حال۔ اہل انصاف لائق انصاف۔
مظہر۔ برکت و خوش۔ بہترین معمار آباد
کرنے والا۔ بانہ تر زیادہ بلند شہنشاہ
مغفف ہے شاہن شاہ کا جو در صل شاہ
شاہان (یعنی بادشاہوں کا بادشاہ تھا،
تمام بادشاہوں کا بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ
جسے تعصیل کے سے امام احمد رضا بریلوی کا سنا
'فد شہنشاہ' ان نقوب بیدالمحبوب
باذن اللہ " در مظہر رعایت حفاظت
دریغ دور رعیت رعایا۔ داد خواہاں۔
انصاف چاہنے والے مظلوم
ستم ظلم زیادتی۔ جسے عمل کام خرابی بربادی
بیداد ظلم۔ بسان باغ حرم نزد تازہ خزاں
دو موسم جس میں درختوں کے پتے جمع ہوتے
میں رخصت عبادت خورشید۔ سورج کا
آفتاب۔ زوال۔ اصل جانا ختم ہو جانا۔ کالتش
آگ۔ آرد ز دل۔ بیداد۔ بربادی
ستم کش مظلوم۔ بر آرد ز دل

زندگیا سے گی تو جن شعلہ آگ کی پیت آب پانی گل مٹی رکھڑا یعنی مظلوم کی آہ خشک و ترک جلا کر رکھ کر دیتی ہے

بچا رہے سامان بین میں ہوتا ہے کہ وہ ہفت روزہ کو جس گرتے دار۔ آہ خلق مخلوقات

آری لوگوں کو سنا تندر کے مزاج۔

ہے وقت نہ کہ ایک آہلک آہلک ہونے کا
فہم غیب سے ہم بسکین فیہ عاجز
رود بیا یکا بے سخن بیسی کھنگرے
بے شک۔

سے قناعت جو کچھ دل چاہے کان بھنا
ہست آوری تو ہاتھ میں لے لے اسیم
مک رات آرام سردی سردی
پوشای تندرست غلبہ دماغ اس کے

مانند یا سے خطاب ہے مثال زور
تو ہوں بے قدر خردمند مصلحت نظر
نادی غار ہم ہا شد تھا نبی سب کی
خیر دینے والے تھا خیر ایہ لفظ فخری یعنی

فخریہ فخریہ حرف اشارت ہے
غنی ماہ۔ زوریم ہونا چاہانی آسائش
آرام یعنی مالدار ہیشہ مال کی تحصیل و حفظ
کی فکر میں سلطان مہذبے اور فقرا سے
بے نیاز ہوتا ہے اضطراب بے چینی سلطان
بادشاہ تراج معمول بکس خراب بخر
زمین اولی تر بہت بہتر نیک فخر
زور دہشتی ہما فرور روشن کر

حرص برون جمع آیا ہے (حرف نداء)
بتلا کرتا آیا ہوا دام ہاں

مست ہنوز زمین ہونے سے
جام پیالہ میں حال کتنا برون
تیس میں برابر گوہر موی سفال
تھیکہ کی تہ لید وقتا واقع ہاں
دہ دیتا ہے خوں مہماں ہاں

بیاد ہن برابر ہاں ماضی ہاں

بیتدیش آخر زنتگی گور
زود و دل خلق غافل مباحش
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدای
کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

مکن برضعیفان بیچارہ زور
بازارِ مظلوم مائل مباحش
مکن مردم آزاری لے تندر ای
ستم برضعیفان مسکین مکن

در صفت قناعت

در اقلیم راحت کنی سروری
کہ پیش خردمند بیچ ست مال
کہ باشد نبی راز فقر افتخار
ولیکن فقیر اندر آسائش ست
کہ سلطان نخواہد خراج از خراب
قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست
اگر داری از نیک نحستی نشان

ولا اگر قناعت بدست آوری
اگر تنگ دستی ز سخنی مثال
ندارد خردمند از فقر غار
غنی راز و وسیم آرایش ست
اغنی گر نباشی مکن اضطراب
قناعت بہر حال اولی تر ست
ز نور قناعت بر افسر و زجاں

در مذمت حرص

شدہ مست و لای عقل از جام حرص
کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال
دہد خرمن زندگانی بسباد

ایا مبتلا گشتہ در دام حرص
مکن عمر شائع بہ تحصیل مال
ہر آنکس کہ در بند حرص او فتاد

گرفتہ میں نے دھن کیا قارون دنیا کا امیر ترین آدمی جو انکارِ زکوٰۃ کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ نعمتِ دولت ربّ مسکون چوتھائی آباد حصہ
خوشی شد تو بوجھائے کا۔

گرفتہم کہ اموالِ قارون تراست
بخواہی شد آخر گرفتار خاک
چرامی گدازی ز سودائے زر
چرامی کشتی محنت از بہر مال
چنان دادہ دل بہ نقشِ درم
چنان عاشقِ روئے زر گشتہ
چنان گشتہ صید بہر شکار
ببادا دل آں فرومایہ مشاد

ہمہ نعمت ربّ مسکون تراست
چو بے چارگانِ بادِ دردِ ناک
چرامی کشتی بارِ محنت چو خر
کہ خواہد شدن ناگہاں پائمال
کہ ہستی ز ذوقش ندیمِ ندیم
کہ شوریدہ احوال و سرگشتہ
کہ یادت نیاید زر و زرشمار
کہ از بہر دنیا دہدیں بیاد

در صفت طاعت و عبادت

کے را کہ اقبال باشد غلام
نشاہد سراسر از بندگی تافستن
سعادت ز طاعت میسر شود
اگر بندی از بہر طاعت میاں
ز طاعت نہ چپہ خرد مند مگر
آبِ عبادت وضو تازہ دار
نماز از سر صدق بر پائے دار

بود میلِ خاطر بطاعت مدام
کہ دولت بہ طاعت تو اں یافتن
دل از نور طاعت منور شود
کشاید دردِ دولت جاوداں
کہ بالائے طاعت نباشد ہنر
کہ فردا ز آتش شوی رستگار
کہ حاصل گئی دولت پلے دار

غائب مٹی بچا کاں بے بس لوگت در ناک
دو بندہ (یعنی آخر کار تجھے قبر میں جانا ہے)
چرا کیوں میکہ آزی تو کھدتا ہے سوداؤرا
خسبہ نیکو میکشی تو کھینچتا ہے بارِ محنت
مشقت و بوجھ خرگدھا تو آہی شدن تو بوجھ
گانگہاں اپانگ۔ پائمان پاؤں سے وندا
ہو یعنی مردہ۔ چنان اس طرح دادہ تو نے
دیبا ہے۔ دل دادن سے مراد عاشق ہوتا ہے
نقشِ درم چاندی کا ایک سکہ جس کا
وزن ساڑھے چار ماشے ہوتا ہے۔ ذوق
لذت نام مانتھی بھاحب بندم پشیمانی
عاشقِ خدا روت چہرہ۔ شوریدہ پریشان
سرگشتہ حیران۔ صید ہمد بمعنی اسم فاعل
یعنی شکاری (بعض شخموں میں بسبب بکسر
سین میں بی بیٹا ہے) شکار سے مراد مال
ذیلی فیصل ہے۔ روز شمار قیامت کا دن
مبارک ہے جو خدا کرے ایسا نہ ہو یہ کلمہ غافل
ہے (فرومایہ کہینہ کرا بہر دنیا دہدیں با
جو دنیا حاصل کرنے کے لئے دین کو برباد کرنے
طاعت فرما بہر داری عبادت بندگی پرستش
اقبال جت سل غبت خاطر دل چاہاں
مدار بھیتہ انمن بھیتہا دولت ادنیاد آخر
لی سعادت تو اں یافتن حاصل کی جا سکتی
ہے سعادت نیک نعتی بہتر آسان حاصل
منور روشن بندی تو باندھے میاں کہ
میاں بسوں سے مراد تیار ہونا ہے لکشاہ
میں باہکا۔ دروازہ۔ جاواں دائمی

نہ ہی نہیں پوچھا بار بار کہ ہنر کمال آج باب میں باہمی نے وہ بے عزت فردا کل قیامت نے ان سے کھاسی پائے والا۔ سرخیاں صدق سبحانی
فلوس پیدا تمام رکھ اور سر سے سرخ میں پایا مضمون دیکھو کہ کون سے نامی ہیں ہے

روشنائی روشنی خوشبید مویج این جہان آفتاب سے روشنی ہوتا ہے اسی طرح جان و باہات سے نور حاصل کرتی ہے پرستند و عبادت کرنے والا آفرینندہ پیدا کرنے والا ہے جس سے شیندہ بیٹھنے اور ہائش ہو جی پرستی اللہ تعالیٰ کی عبادت تقیم ملک شہر پر بادشاہ سب گریبان پر سیز کاری

خوف خدام برائوں سے چھپنا بہتر ہے جنت بشت یعنی "ولباس اللقوڑے ذکاب خیر" پر عمل کرتے ہیں ہستیوں کو اپنا لباس بنا لیتے بنی جادو کے کئی پر سیز کاری چراغ دیا روغن روح بر فردوز روشن کرے نیک روز خوش بخت یعنی پر سیزہ ہی جنت میں جائے اور روز لے سوز ہونے کا ذریعہ ہے شرع شریعت میں وہ رہ سکتے جس پر پنے کا اللہ تعالیٰ نے عروبت شعا عدمت وہ ہوا ہو اسم کے ساتھ ملا ہوا ہو جسے نبیان نے ترسہ نہیں کرتا آسب تکلیف روز شمار قیامت کا دن

کہ شیطان ہمیں کا نام ہمیشہ دہا سہل نام ہم تان فرمانبردار شب روز ان ہت نہ قید فر عسیان نافرمانی انہ پشور رہا باز کرد واپس لوٹے کا یار غار لہراوست آقا مجھ کے آفرینت عزم پنے ارادہ آبیار کے پڑا کا اللہ تعالیٰ پالنے والا ہوشیہ مقلدہ اور پر سیز کے اور بچھند اجنباب پر سیز چھان بوشاہ نمر سوج حباب باداں عسیان ان وہ عو شہلا نفس ناکر یانے گرفتار ہندی نقاب بھیب اسفل سانس رخ کا سے سچل طبقہ منزل لھکا نہ اتنے کی جگہ تھو کر اب واپس سبب پالی کی باہد ناصواب سے اپنی کون کا سبب نہ کی کی تباہی کا سبب ہے فسق کا ہی فخور زنا حرام کا ی گلزار باغ فردوس میں بشت ہا نام

زطاعت بود روشنائی جان
پرستندہ آفرینندہ باسش
اگر حق پرستی کنی اختیار
اسرار حیب پر سیز کاری برار
ز تقویٰ چراغ رواں بر فردوز
کسے را کہ از شرع باشد شعاع

کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
و گرایوان طاعت نشینندہ باش
در اقلیم دولت شوی شہریار
کہ جنت بود جائے پر سیز کار
کہ چوں نیک بختاں شوی نیک روز
نہ ترسد ز آسب روز شمار

در مذمت شیطان

اولا ہر کہ محکوم شیطان بود
کے را کہ شیطان بود پیشوا
ولا عزم عصیان مکن زینہار
از عصیاں کند ہوشمند احتشرا
کند نیک بخت از گنہ اجتناب
مکن نفس امارہ را پیروی
اگر بر نہ تابد ز عصیاں دلت
مکن خانہ زندگان خراب
اگر دور باشی ز فسق و فجور

شب و روز در بند عصیاں بود
کجا باز گردد براہ خدا
کہ رحمت کند بر تو پروردگار
کہ از آب باشد شکر را گداز
کہ پناہاں شود نور مہر از سحاب
کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی
بود اسفل السافلین منزلت
بسیلاب فعل بد و ناصواب
نباشی ز گلزار فردوس دور

عجبت و عشق سے ہر قسم کی محبت تباہی نہ تھی اور اس سے محبت یا کلمہ اللہ تعالیٰ میری دست سے نہایت نکتہ نگار و ساقیا سے پونے دسے ،
 آتش لباس آگ کے لباس والا، مرغ ہستی بخوبی، انیس حب آرزو سے نعل نعل ایسے رنگ لاسرخ شرب، امر کب شہی، ساغر پیام

در بیان شراب محبت و عشق

بدہ ساقیا آب آتش لباس
 مئے نعل در ساغر زنگار
 خوش آتش شوق آرباب عشق
 بیار آن شرابے چو آب حیات
 خوش آن دل کہ دار تمنائے دوست
 خوش آن دل کہ شیدا بر روئے دوست
 شراب چو نعل روان بخش یار
 خوشامے پرستی ز صاحب دلاں

کہ مستی کند اہل دل التماس
 بود روح پرور چو نعل نگار
 خوش لذت در دوا صاحب عشق
 کہ یابد ز بولیش دل از غم نجات
 خوش آن کس کہ در بند سودا دوست
 خوش آن دل کہ شد منزش کوئے دوست
 شراب مصفا چو روئے نگار
 خوشا ذوق مستی ز اہل دلاں

در صفت وفا

دلا در وفا باش ثابت قدم
 ز راہ وفا گرنہ پیچی عنان
 مگر داں ز کوئے وفائے دل
 منہ پائے بیرون ز کوئے وفا
 جدائی ز احباب کردن خطاست
 بود بے وفائی سہرشت زمان

کہ بے سکہ راج نباشد درم
 شوی دوست اندر دل دشمنان
 کہ در روئے جاناں نباشی خجل
 کہ از دوستان می نیز در جفا
 بریدن ز یاراں خلاف وفاست
 میاموز کردار ز شست زمان

زرنگ سہرے قش و ان (ساغر زنگار سے قلم
 ہمدانی کا دل مراد ہے) روح پرور روح کا پالنے
 وال نعل نعل محبوب کے نعل ایسا ہونٹ

آب حیات وہ پانی جس کے تسکین مشہور ہے
 کہ مستی سے دل لڑتا نہیں نعل ہونٹ رواں بخش
 روح بخشے دلا مستحق صفا و شفقت نگار محبوب
 (بعض نسخوں میں بہ شمر
 تینہ دو تفرق کے بعد ہے) خوش کیا ہی چھلت
 آتش آگ شوق تڑپ لگن، آرباب صاحب
 آرباب عین مسودے، لذت مزہ آسا آرزو
 برآہ سدا خیال محبت رشید، نذا منزل ٹھکانہ
 مفا کوئے گل، کوچہ سے پرستی شراب محبت کی کشتی
 صاحب دل اسے، وہ حضرت چنگیز بن تدا و حضور
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے زندہ و آباد
 میں ذوق مستی بخوبی کی لذت اجھن نسخوں میں
 اہل، کہ جگہ دلا دگاں (عشاق) ہے

دعا عدد پورا کرنا ثابت قدم برقرار رہنا، قائم رہنا
 سکہ مہر، راج جاری، درم ساڑھے تین ماشہ
 چاندنی ہا سکہ یعنی وہ مہر ہے جس کے بغیر انسان
 کھڑے سنے کے برابر نہ ہوتی وہ پیر سے
 عنان نکام، ہاگ یعنی نوا اور مست
 دوستان دشمنوں کے نزدیک بھی قابل قدر ہوتا ہے
 مگر وہاں پھیر جاناں محبوب، دوست
 نہیں شرمندہ یعنی بے وفائی شخص، دوستوں
 کے ساتھ بھی شرمناک ہوتا ہے
 منہ زکھ، ہرگز باہر نیز دلاق نہیں
 وقابے، وقابے ز صاحب دوستوں سے

در بیان نعل نگار، شربت زمان، عورتوں کی عادت، میاموز، سیکھ کر، زشت، برا طریقہ

شکر وہ فعل ہے جس سے عین کی تعظیم ہوتی ہے۔ یہ جو شخص اس اسمِ نامی سے کسی اللہ تعالیٰ کو چاہنے والا یا حق چاہنے والا لکھتا ہے یا حق نہیں لکھتا

بند کرے۔ سپاس شکر نفسہ، پاس
 بہ بیمار نکال واجب لازم مذوری
 پر درد کار پالنے والا فراہم زیادہ ہوا
 فتح کامیابی آواز آید حاسن ہوگی اور
 اشارہ ہے ارشاد خداوندی لیکن شکر
 نازیدکم اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت
 زیادہ کروں گا کی حدت اور شمار
 قیامت کا دن اگر کسی کو یاد آکر سے
 لیے از ہزار ہزار میں سے ایک امینی نما
 عمر شکر کرنے سے ہزاروں حصہ بھی ادا
 نہ ہوگا، اولیٰ تربیت بہتر ذیوریت
 ایسا ایک سوال کا جواب ہے کہ جب تمام
 عمر میں بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا تو پھر شکر
 کرنے کا کیا فائدہ؟ جواب اس اعتراض
 کے ساتھ کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں
 کر سکتے، نہ کرنے سے شکر کرنا ہی بہتر ہے وہ
 رحیم و کریم ہے ہمارے تقویٰ سے سزا کو ہوا
 کرے تو وہ بھی بہت ہوگا (ایزاد اللہ تعالیٰ
 بدست آوری تو حاصل کر لیکر جاوے اور وہی
 صبر تکلیف برداشت کرنا، انسانی خواہش
 کو روکنا دستیار مددگار دولت بہتیار
 بیشتر سے دانی دولت دین پر ثابت قدمی
 پیچیدہ نہیں سمجھنے دین بیدار دین
 کے محافظ، علماء و صلحاء کام مقصد
 مضائقہ پائی صبوری صبر بآرو
 اس کا کلب پائی کشائیدہ ہونے
 والا کشو ملک ولایت دین بہتر
 بندہ صبی پیدہ ہاتھیں نور عمل الہی
 قرب خداوندی، انبیاء و صلحاء کے طریقے کی پیروی اور نیچے کی ہنری کامکاری کامیابی، سرکاری غلامی نجات تعجیل جدی

۱۲ در فضیلت شکر

| | |
|----------------------------|--------------------------|
| کے را کہ باشد دل حق شناس | نشاہد کہ بند و زبان سپاس |
| نفس جز بشکر خدا بر میار | کہ واجب بود شکر پروردگار |
| ترا مال و نعمت فراہم شکر | ترا فتح از درد آید ز شکر |
| اگر شکر حق تا بروز شمار | گزارای نباشد یکے از ہزار |
| ولے گفتن شکر اولیٰ ترست | کہ اسلام را شکر اوزیورست |
| گزار شکر ایزد نہ بندی زباں | بدست آوری دولت جاوداں |

در بیان صبر

| | |
|--------------------------|----------------------------|
| ترا اگر صبوری شود دستیار | بدست آوری دولت پائدار |
| صبوری بود کار پیغمبران | پہ پیچد زین روی دین پروراں |
| صبوری کشاید در کام جاں | کہ جز صابری نیست مفتاح آں |
| صبوری بر آرد مراد دلست | کہ از عالماں حل شود مشکلات |
| صبوری کلید در آرزوست | کشائیدہ کشور آرزوست |
| صبوری بہر حال اولیٰ بود | کہ در ضمن آں چند معنی بود |
| صبوری ترا کامکاری دہد | زرنج و بلا رستگاری دہد |
| صبوری کنی گر ترا دین بود | کہ تعجیل کار شیاطین بود |

راستی سچائی دولت بخت ہمد ساقی بخت نصیب۔ بارہد گارہ سچی نہیں پھیرتا ہوشمند عقلمن۔ دم زنی سانس ت۔ بات کہنے صبح وار صبح صادق
کی طرح تا بجی میرا کنا میچد کی مزن دم سانس نہ سے زینہار ہرگز ہمیں دایاں۔ تیسار باباں، گلبن مہول کا پودا۔ خار کا سٹ

کذاب جھوٹ، خلاف واقع بات۔
نار راستی جھوٹ۔ روز محشر قیامت کا دن۔
سنگار نجات پانے والا۔ زبان دروغ جھوٹ
کی عادی زبان۔ فروغ روشنی۔ بے وقار
بے عزت کذاب جھوٹا۔ خرد مند عقلمند۔
عاشق شرم نیاد نہیں لاتا۔ شمار گنتی۔
خوار ذلیل۔ بجز بہت بُرا (در اصل بزرگ تھا)
مٹا ہوا ہوتا ہے
سنت فعل، کارگیری زرنگار سہرے
نقش والا گنبد زرنگار آسمان

جہاں سے دیکھو گنبد کی مانند نظر سے نت
بڑے گنبد کا بغیر ستون کے قائم رہنا قدر
کا ملاکی بہترین مثال ہے سراپردہ خیمہ
چرخ آسمان گردنہ گھومتے والا شمع
فروزندہ روشنی کرنے والے چراغ، ستارے
ہیں دیکھ (فائدہ) فلاسفہ کے نزدیک
زمین ساکن اور آسمان گردش میں ہے
سائنس دان زمین اور دیگر سیاروں کو
سوچنے کے گرد محور گردش مانتے ہیں لیکن
حق یہ ہے کہ زمین و آسمان ساکن ہیں
اور شمس و قمر و دیگر ستارے آسمان میں
تیرتے ہیں۔ علی حضرت امام احمد رضا

برہمنوں نے اس سرور کار سال مبارک کی بات
فوان و مدت زمین و آسمان میں
ملاحظہ ہو

در صفت راستی

| | |
|-----------------------------|------------------------------|
| شود دولت ہمد و بخت یا | دلار راستی گر کنی اختیار |
| کہ از راستی نام گردد بلند | نہ سچد سر از راستی ہوشمند |
| از تار کیے چہل گیری کنار | دم از راستی گزنی صبح وار |
| کہ دارد فضیلت ہمیں بر بسیار | مزن دم بجز راستی زینہار |
| کہ در گلبن راستی خار نیست | بہ از راستی در جہاں کار نیست |

در مذمت کذب

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| کجا روز محشر شود رستگار | کسے را کہ نار راستی گشت کار |
| چراغ دلش را نباشد فروغ | کسے را کہ گردد زبان دروغ |
| دروغ آدمی را کند شرمسار | دروغ آدمی را کند شرمسار |
| کہ اورا نیارد کسے در شمار | ز کذاب گیسرد خرد مند عار |
| کہ کاذب بود خوار بے اعتبار | دروغ اے برادر مگو زینہار |
| کز و گم شود نام نیک اے پسر | ز نار راستی نیست کار بے ہتر |

در صنعت حق تعالیٰ

| | |
|----------------------------|-------------------------|
| کہ سقفش بود بے ستوں استوار | نگہ کن بدیں گنبد زرنگار |
| درو شمعہائے فروزندہ ہیں | سراپردہ چرخ گردندہ ہیں |

پاسباں چو بند رہا دلفراوانی صواب پناہ۔ رہاں خواہد مولا چو شہ دادا نام خوش کارن کامیاب مستمند حاجت مند نمکن باج دار خواہ

دینے والا سرگرمی نہ خاکسار

تصیر حیا کی سرین تخت پر سنا
 جو پریشم ہے نو بے سامان کو مکار
 کامیاب غلام لدا کی غنا مشقت
 بقا زندگی قنوت ناتواں کرد با خود
 بڑھا صواب صحیح کار رخا غلطی
 فریب دھوکہ غول ڈوبادرا خورد یا
 نفس پرہانی فخری نقد باقی
 اندام مزاج نیز طبیعت بردبا دوست
 ورنہ جلیبو لڑکا تنم خوش حالی نرم
 عذاب تھیف ہفت نکت و نصیبت
 عداوت بزرگی میر سردار کمان قید
 ہوا شصت سب آسیر قیدی
 گلستان باغ راحت آرام مقیم
 ٹھہرے دان تنیم سابقی خراج خرچ
 عیاں باں ہے شادی خوشی انداز
 سکونے والا شکستہ آزرده در بیدہ
 پست ن خاطر دل بنیاں مزاج نمکن
 کربستہ تیار ستند

یکے پاسبان ویکے پادشاہ
 یکے شادمان ویکے دردمند
 یکے باج دار ویکے تاج دار
 یکے بر حصیر ویکے بر سریر
 یکے بے نواؤ ویکے مال دار
 یکے در غناؤ ویکے در عنا
 یکے تندرست ویکے ناتواں
 یکے در صواب ویکے در خطا
 یکے نیک کردار و نیک اعتقاد
 یکے نیک خلق ویکے تندخوی
 یکے در تنگم ویکے در عذاب
 یکے در جہان جلالت امیر
 یکے در گلستان راحت مقیم
 یکے را بروں فت ز اندازہ مال
 یکے چوں گل از خرمی خندہ زن
 یکے بستہ از بہر طاعت کمر
 یکے دادخواہ ویکے باج خواہ
 یکے کامران ویکے مستمند
 یکے سرفراز ویکے خاکسار
 یکے در پلاس ویکے در حریر
 یکے نامراد ویکے کام کار
 یکے رابقاؤ ویکے رافت
 یکے سال خورد ویکے نوجوان
 یکے در دعاؤ ویکے در وعنا
 یکے غرق در بحر فسق و فساد
 یکے بردبار ویکے جنگ جوی
 یکے در مشقت ویکے کامیاب
 یکے در کمند حوادث اسیر
 یکے باغم ورنج و محنت ندیم
 یکے در غم نان و خرچ عیال
 یکے رادل آزرده خاطر حزن
 یکے در گنہ بردہ عمرے بسر

صحف قرآن پاک نقشہ سویا ہر کتب کو شہر میخانہ مرتب خانہ بست مدبوس سمارت کی طرح نام و ضبط زنا رہینو ایک

یہ جو بہمنوں کا علامتی نشان ہے

عقب صاحب اقبال بخت والا عالم

دیں کے ضروری مسائل جاننے والا

پوشیا چالاک مدبر بخت باہل

دین کے مسائل ضروری سے بے خبر غازی

بجاد چابک حست ترسندہ جان ڈرنے

دلی بان والا ڈرپوک کاتب نشی

لکھے والا تعمیر دل ایسی ایک قلم کار دوسے

جس کا دل دیانت ہے درد باطن دا کا

پہرہ تپرتی

زین میں اس تمام علم کے بوجھ

غبار ہر سر روزگار زمانہ ناگہ چانگ

دہر دات ہے کہ آج

نظر سے دوری جاہ و جہ چشم بندم

نمی رویں کن تخم بیج بارہیں ایسی

جس کو رنگ سیا بھونگے آسا بست

مطالع نشان جسے کی عادت ہے کشور

کا چینی دا

بہ نکتہ نظر اس بہاد خالقو

شکر تکون شکر کو سکت دینے دا

توسیر ان علو چندنے دا سے ماہر دیا

امروز کی بیع حسین و نوجسوت وک

شکر سے معادہ خوشنماہ دست جس کے

سے جو مسیوں نے قد و شہدہ ہی جانی

بے نکتہ نظر اس بہاد خالقو

خوسہ خد سوج است خد سے نونہ

نویان ویز عودساں المینیں آرسنا

سورگی نہیں ناما نامو مشیہ سوتی ہر کے قد وے گلند ہواں بیستہ نکتہ نظر اس بہاد خالقو

جس کا دل دیانت ہے درد باطن دا کا

| | |
|-------------------------|----------------------------|
| کے رشب و روز مصحف بست | کے خفتہ در کنج میخانہ مست |
| کے بردر شرع سمار وار | کے درزہ کھنر زنا ر دار |
| کے مقبل و عالم و ہوشیار | کے مدبر و جاہل و شر مسار |
| کے غازی و چابک و پہلواں | کے بزدل و مست و ترسندہ جان |
| کے کاتب اہل دیانت ضمیر | کے درد باطن کہ نامش دیر |

در منع اتمیہ از مخلوقات

| | |
|------------------------------|-------------------------------------|
| ازین پس مکن تکیہ بر روزگار | کہ ناگہ ز جانت بر آرد و مار |
| مکن تکیہ بر لشکر بے عدد | کہ شاید ز نصرت نبی بی مدد |
| مکن تکیہ بر ملک و جاہ و چشم | کہ پیش از تو بود دست و بعد از تو ہم |
| مکن بز کہ بد بینی از یار نیک | نمی روید از تخم بد بار نیک |
| بسا پدشان کشور نشان | بسا پہلوانان کشور ستان |
| بسا تند گردان لشکر شکن | بسا شیر مردان شمشیر زن |
| بسا ماہر ویان شمشاد قد | بسا نازن میان خورشید خد |
| بسا ماہر ویان نوخاستہ | بسا نوع و سان آراستہ |
| بسا نام دار و بسا کام گار | بسا نمر و قد و بسا گلعدار |
| کہ گردند پیرا ہن عمر چاک | کشیدند سر در گریبان خاک |

بہ نکتہ نظر اس بہاد خالقو

شکر تکون شکر کو سکت دینے دا

توسیر ان علو چندنے دا سے ماہر دیا

امروز کی بیع حسین و نوجسوت وک

شکر سے معادہ خوشنماہ دست جس کے

| | |
|-----------------------------|----------------------------|
| کہ ہرگز کسے زراں نشانے نداد | چناں خزمین عمر شاں شد بباد |
| کہ دروے نہ بینی دلے شادماں | منہ دل بریں مسنزل جانتاں |
| کہ می بار داز آسمانش بلا | منہ دل بریں کاخ حشتم ہوا |
| بغفلت مبر عمر دروے بسر | ثباتے نداد وجہاں اسے پسر |
| کہ ناگہ چو فرماں رسد جانہی | لکن تکبیر بر ملک و فرمانہی |
| ز سعدی ہمیں یک سخن یادوار | منہ دل بریں دیر ناپائدار |

خزن ڈھیر

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی
کیا کہتے۔
نہ کر سکتے۔ بہت کور دار
مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے
جہانستان جان ہوا دے کوئی دل شاد
خوش کاخ محل خرم ہوا جی ہوا
ہی بار درستی سے ثبات بائید رہی
غفلت بے خبری۔ یاد خدا یاد آخرت
سے بے خبری۔ عمر بسر کردن عمر گزار
فرمانہ ہی حکومت فرماں موب کا حکم
انہی دیرت کا۔ مراد نیا۔

درسی کتابیں نئے حواشی

| | |
|---|-------|
| البشیر الکامل (مولانا سید غلام جیلانی) | ۲۷-۰۰ |
| بشیر الناجیہ (" ") | ۳۶-۰۰ |
| فیض عطا شرح کویما (مولانا محمد رفیق چشتی) | ۴-۵۰ |
| پند نامہ (مولانا بشیر احمد جہلمی) | ۲-۸۰ |
| کویما (محمد عبد الحکیم شرف قادری) | ۰-۷۵ |
| نام حق (" ") | ۱-۰۰ |
| حرقاۃ (منطق) (" ") | ۵-۰۰ |

مکتبہ قادریہ لاہور

ملنے کا پتہ۔

۱۲۹۵
(۲۳) سوال البکرم ۸/ نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء بمقام مدرسہ اسلامیہ لاہور۔
فالحمد للہ علی ذلک حمدًا کثیرًا وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

| | |
|-----------------------------|----------------------------|
| کہ ہرگز کسے زراں نشانے نداد | چناں خرمین عمر شاں شد بباد |
| کہ دروے نہ بینی دلے شادماں | منہ دل بریں مسنزل جانتاں |
| کہ می بارداز آسمانش بلا | منہ دل بریں کاخ حشرم ہوا |
| بغفلت مبر عمر دروے بسر | ثباتے نداد وجہاں اسے پسر |
| کہ ناگہ چو فرماں رسد جانہی | مکن تکبیر بر ملک و فرمانہی |
| ز سعدی ہمیں یک سخن یادوار | منہ دل بریں دیر ناپائدار |

خرن ڈھیر

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی
کیا کہتے۔
نہ کر سکتے۔ بہت کور دار
مٹے نامیوں کے شان کیسے کیسے
جہانستان جان ہوا دے کوئی دل شاد
خوش کاخ محل خرم ہوا جی ہوا
ہی بار درستی سے ثبات بائید رہی
غفلت بے خبری۔ یاد خدا یاد آخرت
سے بے خبری۔ عمر بسر کردن عمر گزار
فرمانہ ہی حکومت فرماں موب کا حکم
انہی دیرت کا۔ مراد نیا۔

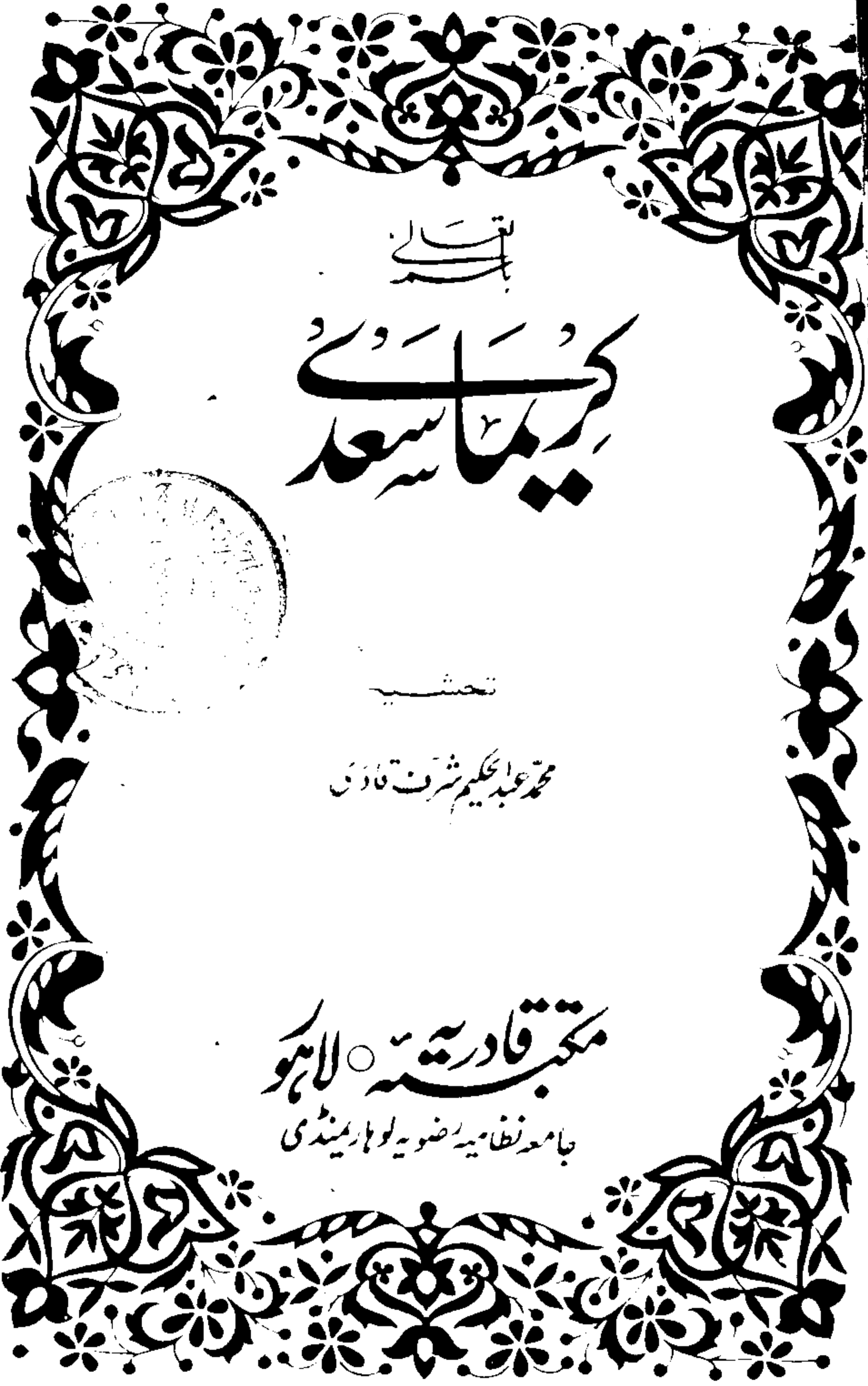
درسی کتابیں نئے حواشی

| | |
|---|-------|
| البشیر الکامل (مولانا سید غلام جیلانی) | ۲۷-۰۰ |
| بشیر الناجیہ (" ") | ۳۶-۰۰ |
| فیض عطا شرح کویما (مولانا محمد رفیق چشتی) | ۴-۵۰ |
| پند نامہ (مولانا بشیر احمد جہلمی) | ۲-۸۰ |
| کویما (محمد عبد الحکیم شرف قادری) | ۰-۷۵ |
| نام حق (" ") | ۱-۰۰ |
| حرقاۃ (منطق) (" ") | ۵-۰۰ |

مکملہ قادیان لاہور

ملنے کا پتہ۔

۱۲۹۵
(۲۳) سوال الہکم ۸/ نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء بمقام مدرسہ اسلامیہ لاہور۔ فاضلہ شہ علی ذلک حمد اکبراً و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ
خدا را بہ دعا و دعا بہ جمعین



تکالیف

کیمیائے سعادت



تخصیص

محمد عبدالعظیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ لاہور

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی

المجدد پرنٹرز روڈ بازار لاہور